قربانی عید

qurbānī īd

Why we Celebrate Eid ul-Azha

(Urdu—Roman script)

© 2019 D. Denness.

published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: R. Gunther (www.freebibleimages.org)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

ہم قربانی عید کے موقعے پر کیا بات یاد کرتے ہیں؟

یہ عظیم عید اُس قربانی کی یاد دلاتی ہے جو اللّٰہ نے حضرت ابراہیم سے طلب کی۔ کونسی قربانی؟ اپنے بیٹے کی قربانی۔ لیکن اِس قربانی کا کیا مقصد تھا؟ ہم اِسے کیوں مناتے ہیں؟

توریت جس میں اِس کا سب سے قدیم ذکر ہے، اِس مقصد پر روشنی ڈالتی ہے۔

حضرت ابراہیم عام آدمی نہیں تھے۔ وہ خلیل اللہ یعنی خدا کے دوست کہلاتے تھے۔ لیکن گو اللہ نے اُن سے بیٹے کا وعدہ کیا تھا تو بھی اُنہیں بہت سے سال انتظار کرنا پڑا۔ آخر کار جب وہ 100 سال اور اُن کی بیوی 90 سال کی تھیں یہ معجزہ ہوا کہ اُن کے بیٹا پیدا ہوا۔

لڑکا بڑھا اور جوان ہو گیا۔ تب اللہ حضرت ابراہیم کو آزما کر اُن سے ہم کلام ہوا، "اے ابراہیم!"

ابراہیم نے جواب دیا، "جی، مَیں حاضر ہوں۔"

خدا کے اگلے الفاظ سے اُن کو سخت صدمہ پہنچا۔ ”اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے علاقے میں چلا جا۔ وہاں مَیں تجھے ایک پہاڑ دکھاؤں گا۔ اُس پر اپنے بیٹے کو قربان کر دے۔“

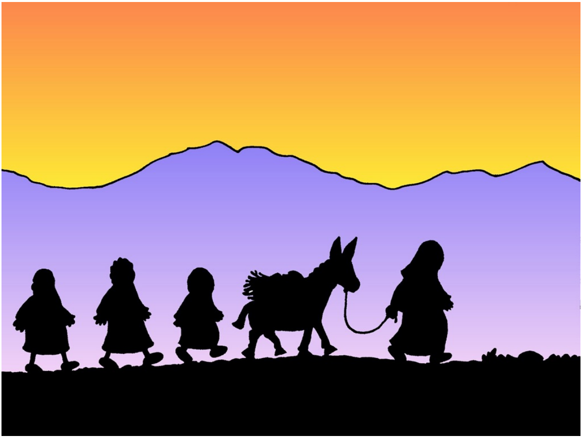

اِس سخت حکم کا کیا مقصد تھا؟ اللہ تو انسان سے محبت رکھتا ہے۔ اُسی نے انسان کو بنا کر حکم دیا تھا کہ انسان کو قربانی کے طور پر چڑھانا سخت منع ہے۔ تو خدا یہی کچھ کیوں طلب کر رہا تھا؟

اِس قربانی سے اللہ تعالیٰ مستقبل کے ایک عظیم واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس کے لئے لازم تھا کہ حضرت ابراہیم موریاہ کے پہاڑ پر جا کر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو۔

حضرت ابراہیم کے منہ سے انکار کا ایک لفظ بھی نہ نکلا بلکہ وہ صبح سویرے اُٹھے، لکڑیاں کاٹیں اور گدھے پر زین کسی۔ اپنے جوان بیٹے اور دو نوکروں کو ساتھ لے کر وہ روانہ ہوئے۔ بیٹا بڑی خوشی سے گھر سے نکلا۔ اپنے ابو کے ساتھ وقت کاٹنا کتنا اچھا لگتا تھا۔ اُسے کیا معلوم کہ اللّٰہ نے اُسے قربان کرنے کا حکم دیا ہے۔

سفر کرتے کرتے تیسرے دن قربانی کی جگہ دُور سے نظر آئی۔

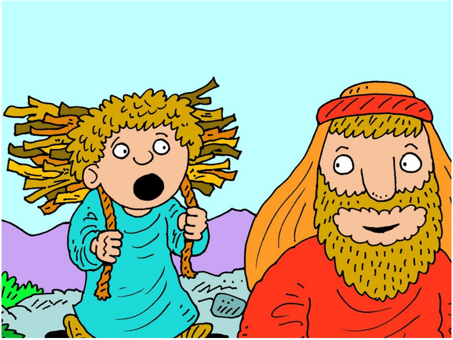

اُنہوں نے نوکروں سے کہا، "یہاں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں لڑکے کے ساتھ وہاں جا کر پرستش کروں گا۔ پھر ہم تمہارے پاس واپس آ جائیں گے۔" اُس وقت بھی حضرت ابراہیم کا ایمان تھا کہ دونوں ہی واپس آئیں گے۔

باپ نے قربانی کو جلانے کے لئے لکڑیاں بیٹے کے کندھوں پر رکھ دیں اور خود چھری اور آگ جلانے کے لئے انگاروں کا برتن اُٹھایا۔

دونوں چل دیئے۔ بیٹا بولا، "ابو!"

ابراہیم نے کہا، "جی بیٹا۔"

"ابو، آگ اور لکڑیاں تو ہمارے پاس ہیں، لیکن قربانی کے لئے بھیڑ یا بکری کہاں ہے؟"

قربانی کا مقصد کیا ہے؟ اِس کا اصل مقصد یہ ہے کہ گناہ گار انسان کو اللہ تعالیٰ کی قربت مہیا کرے۔

انسان فطری طور پر اللہ سے دور ہے۔ کیوں؟ اللہ مقدّس اور پاک ہے جبکہ انسان گناہ گار ہے۔ اُس کی فطرت ناقص ہے۔ اِس لئے وہ خدا کے حضور نہیں آسکتا بلکہ اُسے ایک عوضی کی ضرورت ہے، ایک قربانی جو اُس کے بدلے چڑھائی جائے۔

حضرت ابراہیم نے جواب دیا، ”اللہ خود قربانی کے لئے جانور مہیا کرے گا، بیٹا۔“

وہ آگے بڑھ گئے۔ چلتے چلتے وہ پہنچ گئے۔ اب اپنے پیارے بیٹے کو قربان کرنا تھا۔لیکن اب بھی بیٹا تابع دار رہا۔ پھر باپ نے اُسے باندھ کر قربان گاہ پر لٹا دیا۔ اُنھوں نے چھری کو پکڑ لیا تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔

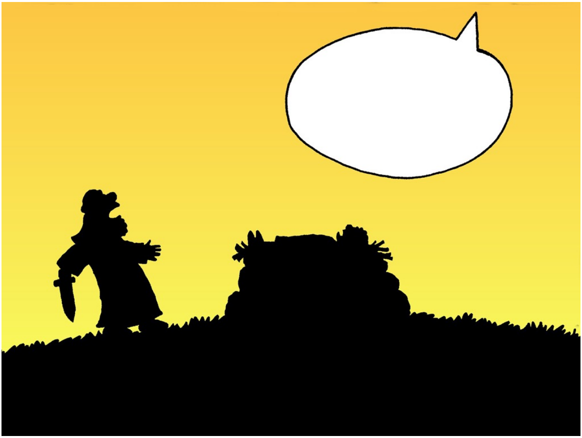

کُنبے کا لاڈلہ اپنے باپ کے ہاتھ مرنے کے لئے تیار ہوا۔ اُس نے خاموشی سے موت کا سامنا کیا۔

مگر عین اُسی وقت رب کے فرشتے نے آسمان پر سے اُسے آواز دی، ”ابراہیم، ابراہیم! اپنے بیٹے پر ہاتھ نہ چلا، نہ اُس کے ساتھ کچھ کر۔ اب مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو اللہ کا خوف رکھتا ہے، کیونکہ تُو اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھے دینے کے لئے تیار ہے۔“

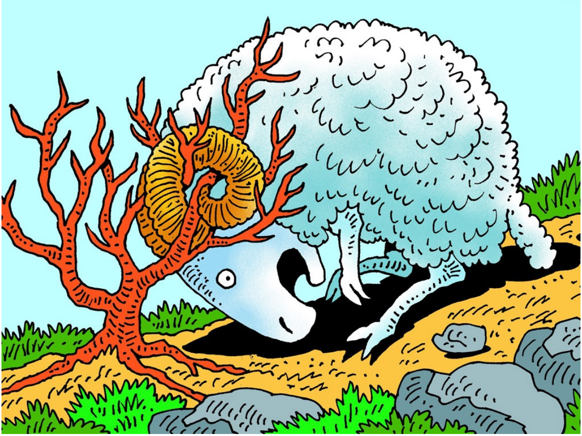

باپ اور بیٹے دونوں کی جان میں جان آ گئی۔ پھر بھی قربانی پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ اچانک حضرت ابراہیم کو ایک مینڈھا نظر آیا جس کے سینگ گنجان جھاڑیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ بڑی خوشی سے اپنے بیٹے کو آزاد کر کے باپ نے جانور کو اپنے بیٹے کی جگہ قربانی کے طور پر جلا دیا۔

بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر لڑکے نے سوچا ہو گا کہ یہ میرا ہی حال ہو سکتا تھا! شکر ہے کہ یہ میری جگہ قربان ہوا ہے۔

اللہ نے حضرت ابراہیم کو سخت آزمایا تھا، اور وہ اِس مُشکل ترین امتحان میں کام یاب نکلے تھے۔لیکن اِس معاملے کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ حضرت ابراہیم کے اگلے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ چونکہ وہ نبی تھے اِس لئے اُنہوں نے اُس جگہ کا نام "رب مہیا کرتا ہے" رکھا۔ بعد میں یہ محاورہ بن گیا اور لوگ کہا کرتے تھے، "رب کے پہاڑ پر مہیا کیا جاتا ہے۔"

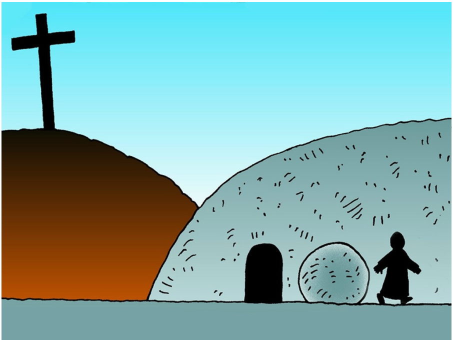

دو ہزار سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِسی پہاڑ یعنی یروشلم کے پہاڑ پر ایک کامل قربانی مہیا کی۔ اُس وقت حضرت عیسیٰ وہیں قربان ہوئے —بالکل اُسی طرح جس طرح حضرت یحییٰ اُن کے بارے میں فرما چکے تھے، "دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔"

حضرت عیسیٰ بھی اپنے بارے میں فرما چکے تھے کہ مَیں اپنی جان انسان کے گناہوں کو مٹانے کے لئے قربان کرکے اُسے خدا کے قریب لاؤں گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اُنہوں نے اپنی جان دی اور پیش گوئی کے مطابق تیسرے دن دوبارہ زندہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی کامل قربانی قبول کر لی۔

بنیادی مسلئہ یہ ہے کہ انسان پاک صاف نہیں ہے۔ اُسے جنت اور اللّٰہ کی قربت حاصل نہیں ہوسکتی۔ نہ ثواب اور نہ ہی اپنی جان کی قربانی ہمیں خدا کی قربت دلا سکتی ہے۔ اِس لئے اللّٰہ نے ہمیں ایک عظیم اور انوکھا وسیلہ مہیا کیا۔ اُس نے حضرت عیسیٰ کو بھیج دیا تاکہ وہ کام کرے جو ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اُن کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے۔ وہ مرگئے تاکہ ہمیں خدا تک پہنچائیں۔ اُنہوں نے ہمارے گناہ کی سزا برداشت کی تاکہ ہمیں معافی ملے۔ اِس کامل قربانی سے اللّٰہ کی قربت اور رسائی ممکن ہوگئی ہے۔

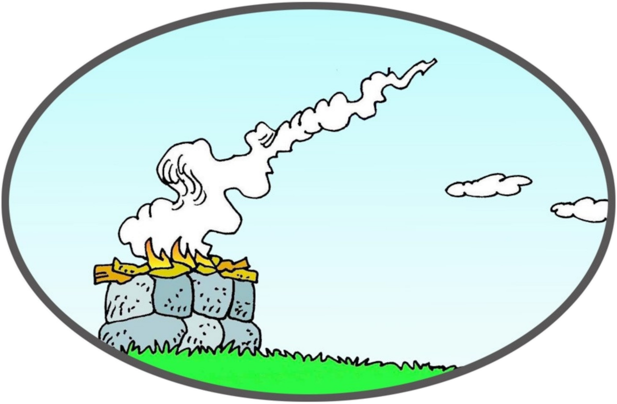

حضرت ابراہیم کی قربانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ

- قربانی کا مقصد گناہوں کی معافی اور اللہ کی قربت ہے۔
- جانور کی قربانی خود نامکمل ہے بلکہ وہ کامل قربانی کی طرف محض اشارہ ہے۔
- دو ہزار سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہی کامل قربانی اُسی پہاڑ پر مہیا کی۔ اُس وقت قربانی عید حضرت عیسیٰ کی جان کی قربانی سے تکمیل تک پہنچی۔

حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا،

یہ نہ سمجھو کہ مَیں موسوی شریعت اور نبیوں کی باتوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے تب تک شریعت بھی قائم رہے گی — نہ اُس کا کوئی حرف، نہ اُس کا کوئی زیر یا زبر منسوخ ہو گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ (انجیلِ مقدّس،متّی 5:17-18)